بطور ایک دینی مفکر و مصنف اور بطور ترجمہ نگار ان کا مقام و مرتبہ، فہم قرآن کی راہ ہموار کرنے کے ضمن میں ان کی کاوشیں، نوجوانوں کی رہنمائی، مولانا کی قرآنی توضیحات اور دین کی تعبیر و تفہیم کے متعلق ان کا موقف، تفہیم القرآن کی تلخیص وغیرہ۔ غرض موصوف کے مجموعی کارنامے کے تقریباً تمام پہلو واضح ہوگئے ہیں۔ بیش تر مقالات بڑی محنت و کاوش سے تیار کیے گئے ہیں۔ شخصی تعلق کے حوالے سے مولانا اصلاحی سے لکھنے والوں کا محبت و اپنائیت کا تعلق واضح ہے۔ خود، مرحوم کے صاحبزادے ڈاکٹر رضوان احمد فلاحی کا وقیع مضمون بہت معلومات افزا ہے۔

یہ کتاب ان لوگوں کے زیر مطالعہ ضرور آنی چاہیے جو تحریک اسلامی کے علمی و فکری مشاغل سے وابستہ ہیں۔ یہ اعلیٰ معیار پر، بڑے اہتمام سے شائع کی گئی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

عزیمت کے راہی، حافظ محمد ادریس، ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۲۵۶۔ قیمت: ۱۱۰ روپے۔

ایک صاحب نے کسی دوست کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے لکھا تھا کہ جانے والوں کی یاد میں آنسو بہانا اور رونا بہت آسان ہے مگر ان کی یاد میں قلم اٹھانا اور دو چار سطریں لکھ دینا بہت مشکل ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ رخصت ہونے والوں کے ساتھ ہمارا رویہ عموماً 'آج مرے، کل دوسرا دن' کا سا ہوتا ہے حالانکہ مرحومین کی نیکیوں اور خدمات کو یاد رکھنا اور انھیں دوسروں تک پہنچانا بجائے خود بہت بڑی نیکی اور کار خیر ہے۔

حافظ محمد ادریس کا زیرنظر مجموعۂ مضامین چند ایسی شخصیات کی خدمات کو سامنے لاتا ہے جو اپنی منفرد خوبیوں کی بنا پر اپنی مثال آپ تھے۔ ڈاکٹر نذیر احمد شہید، خرم مراد، مولانا عبدالرحیم چترالی، قاری منہاج الدین انور، مولانا خان محمد ربانی، محمود اعظم فاروقی، چودھری بشیر احمد، خلیل احمد حامدی، جنرل (ر) محمد حسین انصاری، حاجی غلام نبی عباسی، کنور سعید اللہ خاں، ملک وزیر احمد غازی، رانا اللہ داد خاں، شیخ محمد انور زبیری، میاں محمد عثمان، ڈاکٹر عذرا بتول، بیگم ملک غلام علی، یہ تمام تر شخصیات تحریکِ اسلامی سے وابستہ رہی ہیں۔ شخصیات پر مصنف کی اسی نوعیت کی دو کتابیں: مسافرانِ راہِ وفا اور چاند تارے کے نام سے اس سے پہلے بھی شائع ہوچکی ہیں۔